بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 24

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

2 ربیع الاول 1420 ہجری 17 احسان 1378 ہش 17 جون 1999ء

امام مہدیؑ کیلئے کسوف و خسوف دو ایسے نشان ہیں جو کسی مامور اور مُرسَل کیلئے کبھی ظہور میں نہیں آئے

ارشاد باری تعالیٰ

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗO يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِO فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ Oوَخَسَفَ الْقَمَرُOوَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ Oيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّO(سورة القيامة)

ترجمہ:- حقیقت یہ ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ وہ آئندہ بھی فسق وفجور میں مبتلا رہے۔ وہ پوچھتا (رہتا) ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ سو جب نظر پتھرا جائے گی اور چاند کو خسوف لگے گا۔ اور سورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا اس وقت انسان کہے گا اب میں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ رضی اللّٰه عنه قَالَ اِنَّ لِمَهْدِيْنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَيَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِى النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.

(سنن دارقطنی باب صفة صلوة الخسوف والکسوف وهیئتهما)

حضرت محمد بن علیؒ نے فرمایا پیشگوئی کے مطابق ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کیلئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے اوّل یہ کہ اس کی بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی ۱۳ر رمضان) کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی ۲۸ر رمضان) کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

کلمات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ایسا ہی دار قطنی کی ایک حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مہدی معہود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ وہ حدیث یہ ہے کہ انّ لمهدينا اٰيتين الخ ترجمہ تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی مامور اور مُرسل اور نبی کیلئے ظہور میں نہیں آئے۔ اور وہ نشان یہ ہیں کہ چاند کا اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج کا اپنے مقررہ دِنوں میں سے بیچ کے دِن میں رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوگا۔ یعنی انہی دنوں میں جبکہ مہدی اپنا دعویٰ دُنیا کے سامنے پیش کرے گا اور دُنیا اس کو قبول نہیں کرے گی۔ آسمان پر اس کی تصدیق کیلئے ایک نشان ظاہر ہوگا۔ اور وہ یہ کہ مقررہ تاریخوں میں جیسا کہ حدیث مذکورہ میں درج ہیں سورج چاند کا رمضان کے مہینہ میں جو نزول کلام الٰہی کا مہینہ ہے گرہن ہوگا اور ظلمت کے دکھانے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اشارہ ہوگا کہ زمین پر ظلم کیا گیا۔ اور جو خدا کی طرف سے تھا اس کو مفتری سمجھا گیا۔ اب اِس حدیث سے صاف طور پر چودھویں صدی متعیّن ہوتی ہے کیونکہ کسوف خسوف جو مہدی کا زمانہ بتلاتا ہے اور مکذبین کے سامنے نشان پیش کرتا ہے وہ چودھویں صدی میں ہی ہوا ہے۔ اب اس سے زیادہ صاف اور صریح دلیل کونسی ہوگی کہ کسوف خسوف کے زمانہ کو مہدی معہود کا زمانہ حدیث نے مقرر کیا ہے اور یہ امر مشہود محسوس ہے کہ یہ کسوف خسوف چودھویں صدی ہجری میں ہی ہوا۔ اور اسی صدی میں مہدی ہونے کے مدعی کی سخت تکذیب ہوئی۔ پس ان قطعی اور یقینی مقدمات سے یہ قطعی اور یقینی نتیجہ نکلا کہ مہدی معہود کا زمانہ چودھویں صدی ہے اور اس سے انکار کرنا امور مشہودہ محسوسہ بدیہیہ کا انکار ہے ہمارے مخالف اس بات کو تو مانتے ہیں کہ چاند اور سورج کا گرہن رمضان میں واقع ہو گیا اور چودھویں صدی میں واقع ہوا مگر نہایت ظلم اور حق پوشی کی راہ سے تین عذر پیش کرتے ہیں۔ ناظرین خود سوچ لیں کہ کیا یہ عذر صحیح ہیں؟ (۱) اوّل یہ عذر ہے کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقاۃ میں سے نہیں ہیں اس کا یہ جواب ہے کہ اگر در حقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دار قطنی پر ہوگا کہ اس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیا۔ یعنی یہ حدیث اگر قابل اعتبار نہیں تھی تو دار قطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے۔ اور اس کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ گذر گیا مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر اس کو موضوع قرار نہیں دیا۔ نہ یہ کہا کہ اس کے ثبوت کی تائید میں کسی دوسرے طریق سے مدد نہیں ملی۔ بلکہ اس وقت سے جو یہ کتاب ممالک اسلامیہ میں شائع ہوئی تمام علماء و فضلاء متقدمین و متاخرین میں سے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے۔ بھلا اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو اُن میں سے کسی محدّث کا فعل یا قول پیش تو کرو۔ جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اور اگر کسی جلیل الشان محدّث کی کتاب سے اِس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے۔ جس جگہ چاہو امانتاً پہلے جمع کرا لو۔ ورنہ خدا سے ڈرو جو میرے بغض کیلئے صحیح حدیثوں کو جو علمائے ربانی نے لکھی ہیں موضوع ٹھہراتے ہو حالانکہ امام بخاری نے تو بعض روافض اور خوارج سے بھی روایت لی ہے۔ ان تمام حدیثوں کو کیوں صحیح جانتے ہو؟ غرض ناظرین کیلئے یہ فیصلہ کھلا کھلا ہے کہ اگر کوئی شخص اس حدیث کو موضوع قرار دیتا ہے تو وہ اکابر محدّثین کی شہادت سے ثبوت پیش کرے۔ ہم حتمی وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کو ایک سو روپیہ بطور انعام دیدیں گے۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۴ تا ۴۶)

○

لندن 12 جون 99 (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے سابقہ مضمون کو ہی جاری رکھتے ہوئے شہداء کے مختصر کوائف بیان فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس۔

مُتّقی کون ہوتے ہیں

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے۔ کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے۔ جس سے ہماری فلاح ہو اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ مشرک نہ تھے۔ لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضلِ الٰہی تھا۔ اُن صدقوں کے باعث جو اُن کی فطرت میں تھے۔ یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابو الانبیاء تھے۔ انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اُٹھائے۔ لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (س ۲۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اَے ایمان والو! تم دُرود و سلام بھیجو نبی پر۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اَوصاف کی تحدید کرنے کیلئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مِل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اَور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صِدق و وفا تھا۔ اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے یہ حکم دیا۔ کہ آئندہ لوگ شکر گذاری کے طور پر دُرود بھیجیں۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷-۳۸)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وہ جیا بھی شان سے
وہ مرا بھی شان سے

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید کی والدہ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

میرا پیارا قادر، میرا فخر دیار بیٹا، میری دعاؤں کا ثمر، جو کچا توڑا گیا مگر پکے ہوئے ثمر سے زیادہ شیریں نکلا۔ میری حالت اس وقت ایسی نہیں کہ میں کچھ زیادہ لکھ سکوں۔ مگر یہ کہوں گی کہ ایک دیندار ماں جو اپنے بیٹے کے لئے مانگ سکتی ہے اس نے وہ سب کچھ مجھے دیا۔ وہ ماں باپ کا بہترین خدمت گزار، اطاعت گزار تھا۔ سب سے بڑی خدمت جس کی میں نے اسکی پیدائش سے بھی پہلے تمنا کی تھی، وہ بہترین خادم دین تھا۔ میرے بیٹے کا ایک ایک منٹ دین کی اور ماں باپ کی خدمت میں گزرا اگر کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ وہ اپنے بچوں کو خاطر خواہ وقت نہ دے سکتا تھا۔ اس کا طریق اس نے یہ سوچا کہ ایک وقت میں دو کام ہو جائیں وہ اکثر اپنے بیوی بچوں کو زمین پر لے جاتا تھا۔ زمین کی نگرانی بھی ہو جاتی اور بچے اپنے باپ کی قربت بھی پالیتے۔

خدا نے مجھے صبر دیا ہے۔ یہ تسلی ہے کہ اس نے بہترین زندگی گزاری اور بہترین موت پائی۔ لیکن بچوں کو دیکھ کر دل پھٹتا ہے جو معصوم اس کی شہادت اور بہترین موت کا سوچ کر تسلی نہیں پاسکتے۔ کل اس کے اڑھائی سالہ بیٹے نے شیشے میں قادر کی تصویر کا عکس دیکھا اور خوشی سے چلایا۔ دادی بابا آگئے۔ میری آنکھوں میں دھند چھا گئی۔ اسے اٹھایا، پیار کیا، بچے کی خوشی قابل دید تھی۔ میں نے دل میں کہا بیٹے اب خدا تمہارا ابا ہے اور یہ بابا کبھی نہیں مرے گا۔

خدا کا سایہ کبھی ان کے سر سے نہ اٹھے۔ خدا ہر آن ہر وقت ان کا نگہبان ہو۔ خدا میرے بیٹے کی خدمتوں کا بہترین صلہ اسکی اولاد کو دے۔ وہ ۳۷ سال جیا مگر ایک واقعہ یاد نہیں کہ اس نے نافرمانی کی ہو یا کوئی حرکت اس کی ناگوار گزری ہو۔ وہ خوشیاں دیتا رہا جب تک زندہ رہا۔ وہ مر کر بھی ہمارا سر بلند کر گیا۔ **وہ جیا بھی شان سے ،وہ مرا بھی شان سے** اور دائمی خوشی دے گیا۔ میری درخواست ہے اس کی بیوی بچوں کے لئے دعا کی۔ وہ خادم دین ہوں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث ہوں کہ یہی ہماری ابتداء ہے اور یہی ہماری انتہاء۔ میرے بچے! زندہ باد۔ پائندہ باد۔

(قدسیہ)

دشمن کو مات دینے والی فاتحانہ مسکراہٹ

محترمہ امتہ الناصر نصرت صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید تحریر فرماتی ہیں:۔

مجھے الفضل والوں نے قادر کے متعلق کچھ لکھنے کو کہا ہے۔ اس وقت تو میرے خیالات اس قدر بکھرے ہوئے ہیں کہ بار بار ذہن پر زور دینے کے باوجود بھی صحیح طرح ان کو سمیٹ نہیں سکتی لیکن پھر بھی اپنی سی کوشش کر دیکھتی ہوں۔

قادر کی طبیعت ایسی تھی کہ اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا بس میں اکثر اسے کہتی تھی کہ قادر تم آدھا فرشتہ ہو اور وہ خاموشی سے مسکراتا رہتا تھا۔ بعض اوقات تو میں اس کی طرف حیرت سے دیکھتی رہ جاتی کہ طبیعت میں اتنی گہری نیکی! ایسی سعید فطرت۔

گھر میں بہت بے تکلفی سے رہتا تھا۔ بچوں سے بے حد پیار لیکن ان کی غلط باتوں پر ناراض بھی ہوتا تھا۔ ہم سارے اکثر شام کو زمینوں پر جاتے تھے۔ وہاں بھی اور گھر میں بھی کبھی ہم سارے Cricket کھیل رہے ہوتے تھے کبھی پٹھو گرم یا کبھی اور کوئی بیٹھ کر کھیلنے والی Game کبھی رعب نہیں جھاڑا گھر میں۔

اور آخری بات مجھے اس کی وہ خدمت کبھی نہیں بھول سکتی جو اس نے Twins کی پیدائش کے بعد جب میں بیمار ہو گئی تھی اس وقت میری کی ہے۔ ساری ساری رات اگر میں کہتی تھی کہ قادر مجھے گھبراہٹ ہے تم میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ تو ساری رات میرے پاس بیٹھ کر گزار دیتا تھا۔ دن رات ایک کر دیئے تھے میرے ساتھ اس نے۔ مجھے یاد ہے جس دن میری زیادہ طبیعت خراب ہوئی اس دن میں رو رہی تھی اور ساتھ ساتھ قادر بھی روتا جاتا تھا۔ میرے دل سے مسلسل اور اب تک اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحہ اس کے درجات بلند سے بلند تر کرے اور ہم سب کی طرف سے وہاں بھی ہمیشہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ آمین۔ شہادت کے بعد جو **دشمن کو مات دینے والی فاتحانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی وہ مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔**

(بیگم مرزا غلام قادر احمد)

(بشکریہ :روزنامہ الفضل ربوہ ۵/مئی ۱۹۹۹ء)

خدام متوجہ ہوں

جملہ قائدین و ناظمین تبلیغ و اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیطرف سے مقررہ بیعتوں کے ٹارگیٹ کی معیاد ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ اور اس ٹارگیٹ کا بیشتر حصہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام اراکین مجالس اس ٹارگیٹ کو بطور چیلنج قبول کر کے دن رات اس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں دعاؤں کے ساتھ لگے رہیں۔ اور اس کوشش میں درج ذیل امور کیطرف خاص توجہ دینے کی درخواست ہے۔

ا۔ ہفتہ میں ایک بار وفود کی صورت میں گھر گھر جاکر تبلیغ کی جائے اس میں کوئی بھی خادم مستثنیٰ نہ رہے۔

۲۔ زیر تبلیغ احباب کیلئے مجالس سوال و جواب کا انعقاد کیا جائے اور اس میں علماء سلسلہ کو بلایا جائے۔

۳۔ M.T.A کے پروگرام خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ مجلس عرفان میں خود خدام شامل ہوں۔ نیز زیر تبلیغ احباب کو مدعو کیا جائے۔

۴۔ خطوط کے ذریعہ تبلیغ کی جائے۔

۵۔ ہفتہ میں ایک بار خدام کی تبلیغی کلاس کا اجرا کیا جائے۔ جس میں جماعتی مسائل اور اعتراضات کے جوابات سمجھائے جائیں۔

۶۔ نیز کم از کم مہینہ میں ایک بار بک سٹال کا اہتمام کیا جائے۔ مذکورہ بالا پروگراموں پر عمل پیرا ہوں نیز اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال کی جائے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ بھارت)

مذہبی تحقیقی اور علمی مضامین سے بھرپور انگریزی ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز

مذہبی تحقیقی اور علمی مضامین سے بھرپور انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز ہر ماہ شاندار get up کے ساتھ لندن سے شائع ہوتا ہے خود بھی پڑھیں اور لائبریریوں، کالجوں اور دیگر علمی ادارہ جات کے نام جاری کروائیں۔ سالانہ چندہ ایک صد روپے (Rs.100/-) درج ذیل پتہ جات پر خط و کتابت کریں۔

Nazarat Nashro Ishaat
Sadr Anjuman Ahmadiyya
Qadian - 143516
Dt. Gurdaspur Punjab (INDIA)
Tel : 01872 - 20749
Fax: 01872 - 20105

Review of Religions
The London Mosque
16, Gressn Hall Road
SW 18 5QL
London (U.K)
Tel : 0044181708517
Fax : 00441818701095

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

خطبہ جمعہ

کبھی آج تک ناز اور غم کے جذبات نے میرے دل پر ایسی یلغار نہیں کی جیسے قادر شہید کی شہادت نے کی ہے

صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد شہید کی شہادت کا دلگداز تذکرہ

اے شہید! تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور ہم سب آکر ایک دن تجھ سے ملنے والے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۶/ اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۶/ شہادت ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

نوٹ: خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ **بدر** اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے خطبہ جمعہ کے اس متن میں جن مقامات پر عبارت حذف کر کے اس کی جگہ نقطے ڈال دیئے گئے ہیں ان کی وضاحت کے لئے آئندہ شمارہ میں خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳/ اپریل ۱۹۹۹ء کا متن ملاحظہ فرمائیں جس میں حضور انور ایدہ اللہ نے ضروری وضاحتیں فرمائی ہیں۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين.

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْابِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَاتَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْواتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لاَ تَشْعُرُوْنَ: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الاَمْوَالِ وَالاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ . وَبَشِّرِالصّٰبِرِيْنَ. الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اُوْلٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ. وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾۔ (سورة البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۸)

ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِسْتَعِيْنُوْابِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْن اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ وَلاَ تَقُوْلُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْواتٌ اور ہر گز اس کو مردہ نہ کہو جو خدا کی راہ میں مارا جائے یا جو خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردے نہ کہو بَلْ اَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لاَ تَشْعُرُوْنَ بلکہ وہ تو زندہ ہیں، حقیقت یہی ہے کہ وہ زندہ ہیں وَلٰكِنْ لاَ تَشْعُرُوْنَ مگر تم کوئی شعور نہیں رکھتے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ اور میں تمہاری ضرور آزمائش کروں گا کچھ خوف کے ساتھ وَالْجُوْعِ اور بھوک کے ساتھ وَ نَقْصٍ مِّنَ الاَمْوَالِ وَالاَنْفُسِ وَالثَّمَرَات اور مالوں اور جانوں کے ضیاع کے ساتھ ۔ وَالثَّمَرَاتِ اور اسی طرح پھلوں کے نقصان کے ساتھ وَبَشِّرِالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دے۔ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ یعنی وہ لوگ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اُوْلٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ یہی وہ لوگ ہیں جن پر بہت ہی برکات ہیں اپنے رب کی طرف سے وَرَحْمَةٌ اور اس کی رحمت بھی ہے۔ وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

اس آیت کے تعلق میں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک جامع اور مانع حدیث جو بخاری سے لی گئی ہے پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (بخاری کتاب المظالم من قتل دون مالہ)

اس حدیث میں تمام شہادتیں اکٹھی کر دی گئی ہیں جو حال ہی میں ہمارے شہید ہونے والے عزیزم غلام قادر کو سب نصیب ہوئیں کیونکہ ان کے اندر شہادت کی وجوہات میں سب اکٹھی ہو گئی ہیں اور بھی بہت چیزیں اکٹھی ہوئی ہیں جن کا میں تفصیل سے ذکر کروں گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذينَ قُتِلُوا فی سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً بَل اَحْيَآءٌ یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندہ ہیں"۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۷)۔ یہ خدا کی راہ میں جب زندہ کئے جاتے ہیں تو ان کو پھر دوبارہ اس دنیا میں واپس آنے کی تمنا ہوتی ہے جبکہ اور کسی کو جو خدا کے ہاں قرب کا مقام پا جائے جنت میں واپس آنے کا خیال تک نہیں آتا اس کی وجہ کیا ہے کہ ان شہداء کا معاملہ اور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک حدیث کے حوالے سے یہ ذکر فرماتے ہیں وہ حدیث ترمذی کتاب الجہاد سے لی گئی ہے، اس کا ایک ٹکڑا میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں "کوئی بندہ بھی جس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خیر مقدر ہو فوت ہونے کے بعد دوبارہ دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا خواہ دنیا و مافیہا بھی اس کے لئے مقدر ہو"۔ ساری دنیا کی بادشاہت جو کچھ اس میں ہے اس کے مال و دولت سب کا وعدہ ہو کہ سب تجھے دے دئے جائیں گے پھر بھی وہ نہیں آئے گا "سوائے شہید کے"۔ شہید دوبارہ آنا چاہتا ہے۔ "شہادت کی فضیلت کی وجہ سے یہ ایسا کرتا ہے"۔ یہ حدیث میں جس فضیلت کا ذکر ہے اس سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور یہی مضمون دوسری احادیث میں مزید وضاحت کے ساتھ بھی بیان ہوا ہے۔

ایک لمبی حدیث میں سے ایک ٹکڑا میں نے لیا ہے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کے والد شہید ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو زندہ کیا اس سے آمنے سامنے گفتگو ہوئی اور فرمایا میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ میں تجھے دوں گا۔ تو تمہارے والد نے جواباً عرض کیا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ تو زندہ کر کے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ تیری خاطر دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔ (ترمذی ابواب التفسیر، تفسیر سورۃ آلِ عمران)

اسی حدیث کے مختلف ورشن (Version) یعنی مختلف رنگ میں اسی مضمون پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے روشنی ڈالی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ شہید خدا کے حضور پیش ہوا اور اس نے کہا کہ مجھے سو بار دنیا میں بھیج اور سو بار تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اور ہر بار میری یہی خواہش ہو کہ میں دوبارہ دنیا میں جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہی جواب دیا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی بھی ایسی ہی خواہش کا ذکر فرمایا ہے۔ ان سب امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ شہید کو مردہ نہیں کہنا، وہ زندہ ہے بلکہ سب

زندوں سے زیادہ زندہ ہے اور ایسا زندہ ہے جس زندگی سے قوم زندگی پاتی ہے۔

اس پہلو سے جس شہادت کا میں ذکر کرنے لگا ہوں اس میں بھی یہ خصوصیت تھی کہ اس کی شہادت سے قوم نے واقعۃً غیر معمولی طور پر زندگی پائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جاوے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۶)

پھر فرماتے ہیں "اے مومنو! ہم تمہیں اس طرح پر آزماتے رہیں گے اور کبھی خوفناک حالت تم پر طاری ہوگی اور کبھی فقر و فاقہ تمہارے شامل حال ہوگا اور کبھی تمہارا مالی نقصان ہوگا اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی اور کبھی اپنی محنتوں میں ناکام رہو گے اور حسب المراد نتیجے کوششوں کے نہیں نکلیں گے اور کبھی تمہاری پیاری اولاد مرے گی۔ پس ان لوگوں کو خوشخبری ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی چیزیں ہیں اور اس کی امانتیں اور اس کی مملوک ہیں۔ پس حق یہی ہے کہ جس کی امانت ہے اس کی طرف رجوع کرے۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہیں جو خدا کی راہ کو پاگئے۔ غرض اسی خلق کا نام صبر اور رضا برضائے الٰہی ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تعلق میں ان قربانیوں کے ادوار میں جماعت کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں "کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پر ہی تکلیف اور ابتلا کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتدا سے سب نبیوں پر آتا رہا ہے.......... ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے۔ آخر بشریت ہوتی ہے، غم کا پیدا ہونا ضروری ہے مگر ہاں صبر کرنے والوں کو پھر بڑے بڑے اجر ملا کرتے ہیں"۔ پھر فرماتے ہیں "جب خدا کی طرف سے کوئی امتحان پڑتا ہے اور ابتلا آتا ہے تو وہ رگ اور پٹھے کا لحاظ رکھ کر نہیں آتا"۔ یہ بہت دلچسپ عبارت ہے۔ لمبی ہے اس میں سے میں نے ایک ٹکڑا لیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ انسان خود خدا کی راہ میں جتنی مرضی محنت کرے اور اپنے بدن کو اس لئے کمائے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ جتنی چاہے ریاضت کرے مگر وہ اپنے رگ پٹھے کا بھی خیال رکھتا ہے اور کبھی اس سے غافل نہیں ہوتا مگر جب خدا ابتلا میں ڈالتا ہے تو ہر گز رگ پٹھے کا خیال نہیں کرتا پھر جس قدر اس کو تکلیف پہنچے، پہنچنے دیتا ہے اور وہ تکلیف اس کی مرضی سے نہیں ہوتی۔ بے اختیاری کے عالم میں مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں تکلیف اٹھائے اور صبر دکھائے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق یہ عبارت پڑھ رہا ہوں اس میں رگ پٹھے کا جو لفظ آیا ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

فرماتے ہیں "ابتلا آتا ہے تو وہ رگ اور پٹھے کا لحاظ رکھ کر نہیں آتا۔ خدا کو اس کے آرام اور رگ پٹھے کا خیال مدنظر نہیں ہوتا۔ انسان جب کوئی مجاہدہ کرتا ہے تو اپنا تصرف رکھتا ہے مگر جب خدا کی طرف سے کوئی امتحان آتا ہے تو اس میں انسان کے تصرف کا دخل نہیں ہوتا۔ انسان خدا کے امتحان میں بہت جلد ترقی کر لیتا ہے اور وہ مدارج حاصل کر لیتا ہے جو اپنی محنت اور کوشش سے کبھی حاصل نہیں کر سکتا"۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)۔ عمر بھر ریاضتوں میں جو گزر جائے اس کے نتیجے میں اس تیزی کے ساتھ انسانی روح خدا کے حضور صعود نہیں کرتی جتنا خدا کی طرف سے ڈالے ہوئے ابتلا میں ظہور میں آتا ہے اور یہی صورت ہمارے شہید عزیزم غلام قادر کی شہادت پر اطلاق پاتی ہے۔

اس تمہید کے بعد جو قرآنی آیات اور احادیث اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ اب میں عزیزم مرزا غلام قادر کی شہادت کے متعلق کچھ ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں جو اکثر جماعت کو معلوم نہیں ہونگی۔ اور کیوں میں اس شہادت کو ایک بہت عظیم اور غیر معمولی شہادت قرار دے رہا ہوں اس کی وجوہات جماعت کو سمجھ نہیں آئیں گی۔ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ میرا رشتہ دار شہید ہوا ہے اس لئے ہم یہ باتیں کر رہے ہیں۔ جب میں سمجھاؤں گا تو پھر یہ سمجھ آئے گی کہ اس میں رشتہ داری یا قرب کا کوئی تعلق نہیں، یہ شہادت واقعۃً ایک غیر معمولی شہادت ہے۔ اس کے کئی پہلو ایسے ہیں جن کو اس وقت اجاگر کر کے بیان کرنے کی ضرورت ہے اور اس اعلان کے ساتھ جو بھی جمعہ میں شریک احباب و خواتین ہیں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ نماز جمعہ کے معابعد میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا تو وہ اس میں شریک ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔

سب سے پہلے قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہ راست ذریت کی تیسری نسل سے ہے۔ غلام قادر شہید حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور قدسیہ بیگم کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ قدسیہ بیگم نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔ اس پہلو سے حضرت اقدس علیہ السلام کے بیٹے اور بیٹی دونوں کے خون ان کی رگوں میں اکٹھے ہو گئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ میرے ساتھ بھی ان کا ایک رشتہ بنتا ہے.......... میرے ساتھ ان کا جو رشتہ ہے وہ یہ ہے کہ میری ہمشیرہ امتہ الباسط اور بہنوئی میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ امتہ الناصر نصرت ان کی بیگم تھیں..........

.... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بزرگوں کے خون کا ایک شہید کی رگوں میں اکٹھا ہونا ایک غیر معمولی واقعہ ہے جو میرے نزدیک خاص تقدیر الٰہی کے تابع ہوا ہے تا کہ سب کا حصہ پڑ جائے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی حصہ پڑ گیا اس میں اور سب بزرگوں کے جتنے خون ہیں ان کا اجتماع ہوا ہے اور یہ شاید ہی اس خاندان کے کسی اور لڑکے کے متعلق کہا جا سکتا ہو۔

جہاں تک شہید کے تعلیمی کوائف کا تعلق ہے وہ ان کی ذہنی اور علمی عظمت کو ہمیشہ خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے لیکن اصل خراج تحسین تو ان کی وقف کی روح ہے جو انہیں پیش کرتی رہے گی اور ہمیشہ ان کو زندہ رکھے گی۔ ان کی تعلیم پہلے ربوہ اور پھر ایبٹ آباد پبلک سکول میں ہوئی جہاں سے ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان میں یہ تمام پشاور یونیورسٹی میں اول قرار پائے۔ پھر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے الیکٹریکل انجینئرنگ میں بی۔ ایس۔ سی کی پھر امریکہ کی جارج میسن یونیورسٹی سے کمپیوٹر سائنس میں ایم۔ ایس کیا اور پاکستان پہنچ کر اپنے وقف کے عہد پر پورا اترتے ہوئے اپنی خدمات سلسلے کے حضور پیش کر دیں۔

ربوہ میں کمپیوٹر کے شعبے کا آغاز کرنے اور پھر اسے جدید ترین ترقی یافتہ خطوط پر ڈھالنے کی ان کو توفیق ملی۔ وہاں بہت ہی عظیم کام ہو رہے ہیں کمپیوٹر میں پوری ٹیم تیار ہو گئی ہے اور ان کا نظام دنیا کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔ جدید ترین سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بہت سے کام جو زیادہ کاموں کے اجتماع کی وجہ سے یہاں نہیں کئے جا سکتے وہ ہم وہاں ربوہ بھیجتے ہیں اور وہاں کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ ہمارے اس کام کو آسان کر دیتا ہے۔ بہت سی کتابیں چھپ رہی ہیں، بہت سے ایسے کام ہیں وہ وہاں چلے جاتے ہیں وہاں سے ڈسک (Disc) بن کر ہمارے پاس آجاتی ہے تو اس کا بھی سہرا غلام قادر مرحوم کے سر پر ہے۔

نہایت محنتی، خاموش طبع اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔ تین خوبیاں یہ ایسی نمایاں تھیں۔ بے انتہا محنتی، خاموش طبع، چپ چاپ اپنے کام میں لگے رہتے تھے اور شخصیت بڑی دلنواز تھی، دل لبھانے والی تھی جس کو طبیعت کے بے تکلف انکسار نے چار چاند لگا دئے تھے یعنی انکسار ایسا تھا جو بالکل بے تکلف مزاج کی رگ رگ میں داخل تھا۔ شہید ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئے تھے گویا اس عظیم شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۷ سال کے قریب تھی اور اب یہ عمر لازوال ہو چکی ہے۔ ان کے پسماندگان میں عزیزہ امتہ الناصر نصرت جو میری بہت ہی پیاری بھانجی ہیں ان کے بطن سے ایک نو سالہ بیٹی عزیزہ سطوت جہاں ہے، ایک سات سالہ بیٹا کرشن احمد ہے نیز اڑھائی سالہ جڑواں بچے عزیزان محمد.......... اور نورالدین شامل ہیں۔

ایک خصوصیت جو اس شہادت کو اس دور کی سب دوسری شہادتوں سے ممتاز کرتی ہے جس کا میں ابھی ذکر کرنے والا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک بہت ہی ہولناک ملک گیر فتنہ کے احتمال سے بچا لیا۔ اس سے پہلے کوئی ایسی شہادت نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہو کہ اس شہادت کے نتیجے میں بکثرت معصوموں کے خون بہائے جانے کے احتمال سے خدا تعالیٰ نے بچا لیا ہو۔ اور یہ بہت ہی گہری اور بہت ہی کمینی اور ہولناک سازش تھی جس کے متعلق اب مزید تحقیق جاری ہے اور اگرچہ پولیس نے اس معاملے کو دبانے کی کوشش کی تھی مگر ہمارے ماہرین لگے ہوئے ہیں اور پوری تفاصیل معلوم کر کے رہیں گے انشاء اللہ۔ لیکن جو اب تک معلوم ہو چکا ہے اس پر بنا کرتے ہوئے میں آپ کو یقین کے ساتھ بتا سکتا ہوں کہ کوائف کیا ہیں۔

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ان کا اغوا لشکر جھنگوی کے چار اشتہاری بدمعاشوں نے جن کا سرغنہ لشکر جھنگوی کا ایک نہایت بدنام زمانہ مولوی تھا اور یہ چاروں مفرور مجرم پولیس کو انتہائی خطرناک جرائم کے ارتکاب میں اس درجہ مطلوب تھے کہ ان میں سے ہر ایک کے سر کی قیمت حکومت نے بیس بیس لاکھ مقرر کر رکھی تھی یعنی بدبخت ملّاں جو اس کا سربراہ تھا اور باقی پیشہ ور بدمعاش جو ان کی ملازمت میں رہتے ہیں ان سب کے سروں کی بیس بیس لاکھ قیمت مقرر کر رکھی تھی۔ ان قسم کے منظم جرائم کے ماہرین سے ہم نے مشورہ کیا ہے ان کی قطعی رائے یہ ہے کہ ان کو شیعوں پر خطرناک حملہ کرنے کے الزام میں ملوث کیا جائے کیونکہ **مُحَرَّم** کا زمانہ ہے اس لئے دنیا پر یہ ظاہر کرنا تھا اور سارے ملک میں یہ کہہ کے آگ لگانی تھی کہ بے چارے سپاہ صحابہ پر تو خواہ مخواہ الزام آتے ہیں اصلی بدمعاشی جماعت احمدیہ کروارہی ہے اور **مُحَرَّم** وغیرہ کے موقع پر جو ملک گیر فسادات ہوتے ہیں ان میں یہ ذمہ دار ہیں۔ اور اگر یہ پتہ چل جائے کہ جماعت احمدیہ ملوث ہے تو پھر وہ ملک گیر فسادات بہت زیادہ ہولناک صورت اختیار کر سکتے تھے بے شمار احمدی معصوموں کی جانیں ان کے رحم و کرم پر ہوتیں جو رحم و کرم کا نام تک نہیں جانتے۔

چنانچہ ماہرین بڑی قطعیت کے ساتھ یہ کہتے ہیں اور ان کے پاس یہ کہنے کی وجوہات موجود ہیں۔ ان کی کار سمیت ان کی لاش کو وہ کہتے ہیں کہ جلا دینا مقصود تھا جس میں دہشت گردی کے جدید ترین ہتھیار مثلاً راکٹ لانچرز، گرینیڈ اور گرنیڈ لانچر اور بہت سے کلاشنکوفیں بھر دی جانی تھیں۔ یہ خیال کیوں ان کو آیا اس لئے کہ ایک شخص کے قتل کے لئے اتنا بھاری جدید اسلحہ جو دہشت گردی کے جدید ترین تیار لوگوں کو جو ٹرینڈ آدمی ہیں ان کو دیا جاتا ہے وہ ساتھ لے جانے کی ضرورت کیا تھی۔ ایک کار سے ان سارے جدید ترین اسلحات کی بھرمار پکڑی گئی ہے اور ان ماہرین کا خیال ہے کہ یہ ساری چیزیں ان کی کار میں بھر کر اس کو جلا دینا مقصود تھا لیکن اندر سے وہ چیزیں پکڑی جاتیں اور یہ الزام لگتا کہ سارے پاکستان میں جو خطرناک اسلحہ تقسیم ہو رہا ہے اور بدمعاشیاں کی جارہی ہیں یہ جماعت احمدیہ کروارہی ہے۔ اور یہ جو چیزیں پکڑی گئیں یہ پولیس نے تسلیم کیا ہے کہ وہ ایک طرف تو اس کو اتفاقاً ڈکیتی کا واقعہ بیان کرتی ہے اور دوسری طرف تسلیم کرتی ہے کہ ساری چیزیں ان کے پاس تھیں۔ عام ڈکیتی میں اتنے خطرناک ہتھیاروں کی ضرورت کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ ویسے ہی ناممکن ہے۔

اب عزیزم غلام قادر شہید کا جو غیر معمولی کارنامہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کو سمجھ آگئی کہ یہ ایک بہت خطرناک سازش ہے جس کے بداثرات جماعت پر مرتب ہو سکتے ہیں چنانچہ اس نے بالکل پروا نہیں کی کہ اس کو کیا تکلیف دی جارہی ہے اس کے گلے گھونٹنے کی کوشش کی گئی اس کو ہر طرح سے اندر خنجر مار کے بھی مارنے کی کوشش کی گئی تا کہ وہ بچ کے باہر نہ نکل سکے لیکن بڑی سخت جانی کے ساتھ سارے مصائب برداشت کرتے ہوئے وہ ان کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور یہ پسند کیا کہ سڑک پر اس کا خون بہہ جائے تا کہ جماعت احمدیہ اس سازش کے بداثرات سے محفوظ رہے اور ان کے قبضے میں آکر دہشت گردی کے منصوبے میں اس کو ملوث نہ کیا جا سکے۔ یہ جدوجہد تھی قادر کی جو خداتعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی۔

شدید جسمانی اذیت پہنچی ہے مگر بالکل پروا نہیں کی۔ آخر دم تک ان سے لڑتا رہا اور اغواء کا منصوبہ ناکام کر دیا اور سڑک پر باہر نکل کر ان کی گولیوں کا نشانہ بننا قبول کر لیا۔ اس شہادت کا یہ پہلو ایسا ہے جو میں **سمجھتا ہوں کہ قیامت تک شہید کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا**۔ مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔ میں اس کی خوبیوں پر گہری نظر رکھتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ کیا چیز ہے اس وجہ سے میں بہت ہی پیار کرتا تھا گویا یہ میری آنکھوں کا بھی تارا تھا۔ مجھے صرف ایک حسرت ہے کہ کاش کبھی لفظوں میں اس کو بتا دیا ہوتا کہ اے قادر تم مجھے کتنے پیارے ہو۔ کبھی آج تک ناز اور غم کے جذبات نے مل کر میرے دل پر ایسی یلغار نہیں کی۔ ناز بھی ہے اور غم بھی ہے ان دونوں جذبات نے مل کر کبھی میرے دل پر ایسی یلغار نہیں کی جیسے قادر شہید کی شہادت نے کی ہے۔ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّی وَ حُزْنِی اِلَی اللّٰہ۔ خدا کے حضور آنسو بہانا منع نہیں ہے۔ کوشش یہی ہونی چاہئے کہ دنیا کے سامنے یہ آنسو نہ بہیں صرف اللہ کے حضور بہیں مگر بے اختیاری میں نکل بھی جاتے ہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کو قبر میں دفناتے ہوئے اگرچہ بے انتہا صبر کا مظاہرہ کیا مگر آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ایک بدنصیب نے کہا یا رسول اللہ! آپ کی آنکھ سے آنسو! کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا خدا نے مجھے شقی القلب نہیں بنایا۔ اگر تم بدنصیب ہو تو میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں۔ میرا دل سخت نہیں ہے۔ میرے دل کے خون کے قطرے میرے آنسو بن کر بہہ جاتے ہیں مگر یہ ایک بے اختیاری کا معاملہ ہے، میرے صبر کے باوجود ایسا ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر صبر کرنے والا اور کون ہو سکتا تھا۔

پس میں آخر پر قادر شہید کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کو خداتعالیٰ نے سید الشہداء ہونے کی توفیق عطا فرمائی وہ تو ازلی ابدی توفیق ہے اس کا مقابلہ تو نہ قادر کر سکتا ہے نہ کوئی اور کر سکتا ہے۔........ **پس اے شہید تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور ہم سب ایک دن آکر تجھ سے ملنے والے ہیں۔ زندہ باد، غلام قادر شہید، پائندہ باد۔**

خطبہ ثانیہ کے دوران تشہد کے بعد حضور انور نے فرمایا:

میں نے بارہا نصیحت کی ہے کہ جو میرے سامنے بیٹھے ہوں وہ گھور گھور کے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھا کریں اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے جس کو Embarrassment کہتے ہیں نا۔ اور باوجود بار بار یہ کہنے کے پھر بھی لوگ ایسے ہی کرتے ہیں۔ اب بھی ایک دیکھ رہے ہیں سامنے بیٹھے ہوئے زرد قمیص والے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھا کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا یہی طریق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا بھی یہی طریق تھا جب نظریں نہ پڑتی ہوں کسی پہلو پر بیٹھے ہوں یا نظریں نہ پڑ رہی ہوں اس وقت بے شک دیکھ لو، ایک محبت کا بے اختیار جذبہ ہوا کرتا ہے مگر خصوصاً ایسے خطبہ میں جس میں انسان جذباتی ہو جاتا ہے مجھے سخت تکلیف پہنچتی ہے جب میں دیکھ رہا ہوں کہ بعض لوگ گھور گھور کر مجھے دیکھے چلے جارہے ہیں۔ پس اس کے بعد میں اب خطبہ ثانیہ پڑھتا ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد مزید فرمایا:

احباب دو سنتیں پڑھ لیں۔ جمعہ کے معاً بعد پھر میں نماز جنازہ پڑھاؤں گا پھر آپ کو رخصت ہو گی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 1999ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔

۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ پاس ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔

۶۔ حفظ کلاس کے لئے عمر 10-12 سال سے زائد نہ ہو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔

۸۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز 15 جولائی 99 تک ارسال کر دیں۔

☆۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائیزہ دی جائے گی۔

☆۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے۔ رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا۔ **اردو**:...... ایک مضمون اور درخواست۔

انگلش:...... مضمون درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو۔ گرامر۔

انٹرویو:۔ اسلامیات۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ تلاوت قرآن کریم۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

ہمارا خدا

تقریر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۵؍ دسمبر ۱۹۹۸ء

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ (طٰہٰ آیت ۹)

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے
اسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
(کلام محمود)

تمہید: خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے "ہمارا خدا" اور خاکسار کو یہ گائڈ لائن دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بارے میں نو مبائعین کو مدنظر رکھتے ہوئے آسان زبان میں اس مضمون کو بیان کیا جائے۔ وباللہ التوفیق۔

یہ ساری دنیا اور ہم سب ہمیشہ سے نہیں ہیں۔ زمین اور آسمان کو سورج چاند ستاروں کو ساری کائنات کو ہم سب کو جس نے پیدا کیا وہ ہمارا خدا ہے۔ اُس کا ذاتی نام اللہ ہے۔ اردو میں ہم خدا کہتے ہیں خدا کے معنے ہیں خود آ۔ یعنی وہ ایسا وجود ہے جسے کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ ہمیشہ سے خود بخود چلا آتا ہے۔ ایک وقت تھا جب کہ صرف اللہ تھا اور اس کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اس نے سب کچھ پیدا کیا اور ہر چیز کو بنایا وہ نہایت عظیم الشان بڑی قدرتوں والا ہے۔ وہ بہت بلند شان والا ہے اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ تعالیٰ کے معنے ہیں بلند۔ اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور تمام خوبیاں پورے کمال کے ساتھ اُس میں پائی جاتی ہیں۔ اس نے ہم کو اور کائنات کو فضول بغیر کسی مقصد کے پیدا نہیں کیا بلکہ اس مقصد سے پیدا کیا ہے کہ ہم اُس کو پہچانیں۔ اُس کی عبادت کریں اور ترقی کریں اور اُس کی پاک صفات کو اپنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا خدا اور ساری دنیا کا خدا ہے۔ وہ سب کا خدا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات

اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیا حقیقت ہے ہم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "الغیب" ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی احمدیہ مسلم جماعت فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ باوجود آشکارا ہونے کے مخفی اور نہاں در نہاں ہے اور اس لئے الغیب بھی اُس کا نام ہے"۔
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۱)

نیز اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ہم آفتاب اور ماہتاب (یعنی سورج اور چاند) ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں۔ مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۳۔ اسلامی اصول کی فلاسفی)

خدا کی ذات کیسی ہے اس کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے کہ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ (الانعام آیت ۱۰۴)

یعنی نظریں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ لطیف اور خبیر ہے۔

نظریں خدا تعالیٰ تک اس لئے نہیں پہنچ سکتیں کہ وہ لطیف ہے لیکن چونکہ وہ خبیر بھی ہے اور جانتا ہے کہ انسان کی روحانی زندگی اُس کے عرفان کے بغیر ممکن نہیں اس لئے وہ خود اپنی طرف سے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ انسان کو خدا کا عرفان حاصل ہو سکے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "ہمارا خدا" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ کے مقابل میں خدا کی صفت لطیف کو رکھا گیا ہے تا یہ ظاہر ہو کہ عقل کے ذریعہ خدا کا ادراک اس لئے ناممکن ہے کہ وہ لطیف ہے اور وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ کے مقابل میں صفت خبیر کو رکھا گیا ہے یعنی یہ کہ خدا خود اپنے پہچانے جانے کا انتظام کرتا ہے کیونکہ وہ خبیر ہے" (ہمارا خدا صفحہ ۳۲)

دنیا کی چیزوں پر اور اُن کی پیدائش پر غور کر کے ہم صرف اس حد تک پہنچ سکتے ہیں کہ اس دنیا کو بنانے والا کوئی خدا ہونا چاہئے لیکن یہ یقین کہ خدا ہے اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ خدا خود کہے کہ میں موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو بھیج کر ہم کو بتاتا ہے کہ وہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے باتیں کرتا ہے اور اُن کے ذریعہ سے اپنے آپ کو نمایاں طور پر ظاہر کرتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ہر قوم میں اُس نے اپنے رسول بھیجے اور سارے رسولوں نے اپنے لوگوں کو یہی بتایا کہ ہمارا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے اور وہ ایک ہی ہے اور ہم کو اُس کی عبادت کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے ایک حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کا ذکر ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ جو اُن کو یاد رکھے گا اور اُن کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا (یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرے گا) وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(حدیقۃ الصالحین از محترم ملک سیف الرحمن صاحب صفحہ ۸۔ بحوالہ ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

موجودہ زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام نے ہمیں صفات الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صفات الٰہی کے ذریعہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کا پتہ چلتا ہے اور دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "اسماء الحسنیٰ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"پوری فرمانبرداری اور عبادت کا ذوق اور شوق انسان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کے حسن اور احسان پر اطلاع نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے حسن اور احسان کا وقوف اور علم موقوف ہے صفات الٰہی کے علم پر اس لئے اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور عبادت کیلئے ضروری ہے کہ صفات الٰہی کی شناخت حاصل ہو تاکہ انسان اس مضمون کو سمجھ سکے جو وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا میں رکھا گیا ہے۔ پس صفات و اسماء الٰہی کے علم کے لئے قرآن کریم کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے"۔ (اسماء الحسنیٰ صفحہ ۴)

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان سے بھرا پڑا ہے۔ قرآن مجید کے جواہرات میں سے چند جواہر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو اس کی توفیق بخشے۔ جو باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں اُن کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ہمارا خدا اللہ ہے۔
۲۔ ہمارا خدا ایک ہی ہے۔
۳۔ ہمارا خدا ہمارا رب ہے۔
۴۔ ہمارا خدا ہمارا بادشاہ ہے۔
۵۔ ہمارے خدا نے سب کچھ پیدا کیا۔ وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ بڑی قدرتوں والا ہے۔
۶۔ ہمارا خدا رزاق ہے۔ سب کو رزق دیتا ہے۔ اس کے ہم پر بیشمار احسانات ہیں۔
۷۔ ہمارا خدا ہمارے حالات سے اچھی طرح واقف ہے۔ دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔
۸۔ ہمارا خدا دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اپنے پیاروں سے بولتا بھی ہے۔
۹۔ ہمارا خدا سچا خدا ہے۔ سچائی کو غالب کرتا ہے۔ لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔
۱۰۔ ہمارا خدا بڑی محبت کرنے والا خدا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو مصلح موعود بھی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بہت پیاری نظم آسان زبان میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں لکھی ہے جو ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے
(کلام محمود حصہ دوم صفحہ ۱۳۰ منقول از اخبار الفضل یکم جنوری ۱۹۴۱ء)

ہمارا خدا اللہ ہے

اللہ ہمارے خدا کا ذاتی نام ہے۔ سورۃ فاتحہ میں قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

الحمد للّٰہ یعنی اللہ وہ ذات ہے جس میں ہر خوبی اپنے پورے کمال کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔

وہ رب العلمین ہے۔ یعنی تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام کائنات کا رب ہے۔ الرب کے معنے ہیں کسی چیز کو پیدا کر کے تدریجی طور پر کمال کو پہنچانے والا لہٰذا اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور ترقیات دینے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے"۔
(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۲۔ پیغام صلح)

وہ نہ صرف جسمانی پرورش کرتا ہے بلکہ روحانی پرورش بھی کرتا ہے اور انسان کی روحانی ترقیات کیلئے اپنے رسولوں کو بھیجتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دوسری صفت جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہے وہ الرحمٰن ہے۔ یعنی وہ بے حد کرم کرنے والا۔ بغیر مانگے دینے والا ہے۔ سورج چاند ستارے ہوا پانی وغیرہ سب کچھ اُس نے ہمیں بغیر مانگے دیئے ہیں۔ وہ رحمٰن خدا ہی ہے جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو بنایا اور اس کو بیان کرنے کی قوت دی۔ (الرحمٰن آیت ۲ تا ۴)

اللہ تعالیٰ الرحیم بھی ہے۔ یعنی بار بار رحم کرنے والا ہے۔ محنت کا پھل دینے والا ہے۔ اللہ ذرا بھی ظلم نہیں کرتا۔ اگر کسی کی کوئی نیکی ہو تو اُس کو بڑھاتا ہے اور اپنے پاس سے بھی بہت بڑا اجر دیتا ہے۔ (النساء آیت ۴۱)

اللہ تعالیٰ "ملک یوم الدین" بھی ہے۔ یعنی وہ مالک ہے جزا سزا کے وقت کا اچھے کام کرنے پر وہ انعام دیتا ہے اور برے کام کرنے پر وہ سزا دیتا ہے۔ وہ ہر برے کام کی سزا دینے پر مجبور نہیں ہے

کیونکہ وہ مالک ہے۔ اُس کے اختیار میں ہے کہ چاہے تو چھوڑ دے اور چاہے تو پکڑے جیسے اُس کو مناسب معلوم ہو۔ سب کے مرنے کے بعد قیامت کے دن کامل جزا سزا ہوگی لیکن اس دنیا میں بھی جزا سزا کا سلسلہ ایک حد تک چلتا ہے۔

یہ چار صفات جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات ہیں اور دوسری صفات ان کی تشریح کرتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے آیت الکرسی کو قرآن مجید کی عظیم ترین آیت فرمایا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الحروف والقرات)

آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی بلند صفات یوں بیان ہوئی ہیں:۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ "اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا پرستش کا کوئی اور مستحق نہیں۔ کامل حیات والا ہے اپنی ذات میں قائم ہے اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُس کا ہے۔ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے حضور میں سفارش کرے۔

یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے وہ سب ہی کچھ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی جانتا ہے جو آگے ہونا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو لوگ کر چکے ہیں۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور وہ اس کی مرضی کے سوا اُس کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتے۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ کرسی علم کو بھی کہتے ہیں اور حکومت کو بھی۔ اللہ تعالیٰ کا علم اور اُس کی حکومت آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے۔

وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا۔ اور اُن کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ اور وہ بلند شان رکھنے والا اور عظمت والا ہے العلی میں اللہ تعالیٰ کی رفعت اور بلندی کی طرف اشارہ ہے اور الْعَظِیْمُ میں اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کی وسعت کی طرف اشارہ ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۵۸۴)

اللہ تعالیٰ کی بلندی اور عظمت کے اظہار کیلئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے عرش کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً قرآن مجید فرماتا ہے:۔

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ

(المومن آیت ۱۶)

یعنی اللہ تعالیٰ اونچے درجوں والا ہے عرش کا مالک ہے۔ عرش کوئی جسمانی یا مخلوق چیز نہیں ہے۔ جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے۔ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا اور تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے لیکن یہ کہیں نہیں آتا کہ عرش کوئی جسمانی چیز ہے جسے خدا نے پیدا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں لفظ عرش کا جہاں جہاں استعمال ہوا ہے اُس سے مراد خدائی عظمت اور جبروت اور بلندی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۵)

ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔ اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم۔ (النمل آیت ۲۷)

یعنی اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک بڑے تخت کا مالک ہے۔

نوٹ۔ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تین خطبات جمعہ فرمودہ ۹۹-۲-۱۲ ..... ۹۹-۲-۱۹ ..... ۹۹-۲-۲۶ میں آیت الکرسی کی روح پرور تفسیر بیان فرمائی ہے۔

ہمارا خدا ایک ہی ہے

اللہ ایک ہی ہے اُس کی ذات میں بھی اور اُس کی صفات میں بھی۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔ **قل ھو اللہ احد**۔ یعنی کہہ کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ **اللہ الصمد**۔ وہ بے نیاز اور بے احتیاج ہے۔ سب اُس کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ **لم یلد ولم یولد**۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ **ولم یکن لہ کفواً احد**۔ اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یعنی اُس کے برابر کا مرتبہ رکھنے والا کوئی بھی نہیں۔ اُس کی صفات میں اس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔ (الاخلاص آیات ۵-۲)

وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
نہ ہے باپ اُس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
نہیں اُس کو حاجت کوئی بیویوں کی
ضرورت نہیں اس کو کچھ ساتھیوں کی

(کلام محمود)

خدا ایک ہی ہے اس کی دلیل قرآن شریف نے یہ دی ہے کہ **لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا** (الانبیاء آیت ۲۳)

یعنی اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں یعنی آسمان اور زمین بگڑ جاتے بلحاظ نظام کے۔ اگر دو خدا ہوتے تو متوازی سکیمیں دنیا میں چلتیں اور اُس کے نتیجہ میں دنیا کا ایک حصہ ایک طرف جا رہا ہوتا اور دوسرا حصہ کسی دوسری طرف جا رہا ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ ساری دنیا میں ساری کائنات میں ہمیں ایک ہی قانون چلتا ہوا نظر آرہا ہے۔

قرآن مجید میں یہ بات کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہمارا معبود ہے یعنی پرستش کے لائق ہے بار بار اور بڑی تاکید سے پیش کی گئی ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (تغابن آیت ۱۴)

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہئے۔

ہمارا خدا ہمارا رب ہے

ہمارا خدا ہمارا رب ہے۔ ہمارا پیدا کرنے والا۔ ہماری پرورش کرنے والا ہمارا پالنے والا۔ ہمیں ترقیات دینے والا۔ سورۃ الفاتحہ میں سب سے پہلی صفت جو اللہ تعالیٰ کی بیان ہوئی ہے وہ رب کی صفت ہے۔ قرآن کریم کی سب سے پہلی آیات جو رسول پاک ﷺ پر نازل ہوئیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کی صفت کا ذکر ہے۔ وہ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ
اپنے رب کا نام لیکر پڑھ جس نے پیدا کیا
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ
جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا
اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ
پڑھ اور تیرا رب بہت کریم ہے بڑی عزت والا ہے
اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا اور آئندہ بھی سکھائے گا۔
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ
اُس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ (العلق آیات ۲-۶)

ان آیات میں نہایت پیارے انداز میں بتایا گیا ہے کہ ہمارا خدا جو ہمارا رب ہے اُس نے ہمیں اور ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی علم دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کا جو رب العلمین ہے بہت ہی پیارے الفاظ میں اس طرح ذکر فرماتے ہیں:۔

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ
اس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت دیتا ہے
وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ
اور وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے پلاتا ہے۔
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ
اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے
وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ
اور وہی ہے جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے عشق میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

کیا اس سے بڑھ کر راحت ہے جاں نکلے تیرے ہاتھوں میں
تو جان کا لینے والا بن مجھ کو تو کوئی انکار نہیں

(کلام محمود حصہ دوم صفحہ ۱۶۱ بحوالہ الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء)

موت کے ساتھ ہمارا خاتمہ نہیں ہوگا بلکہ ہمارا خدا ہمیں ایک نئی زندگی عطا فرمائے گا۔ قیامت کے دن جزا سزا ہوگی حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی اور اسی ذات کے اوپر مجھے امید ہے کہ جزا سزا کے وقت وہ میری خطاؤں کو بخش دے گا۔ (الشعراء آیات ۸۳-۷۹)

قرآن مجید میں رب کی صفت بار بار بیان ہوئی ہے۔ کئی جگہ ربی میرا رب۔ ربنا ہمارا رب۔ ربک تیرا رب۔ ربکم تمہارا رب وغیرہ کے محبت بھرے الفاظ آئے ہیں۔

سورہ الرحمٰن میں آتا ہے:۔

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ (الرحمٰن آیت ۷۹)

یعنی بڑی برکت والا ہے تیرے رب کا نام جو جلال والا اور عزت والا ہے۔

سورہ الواقعۃ میں آتا ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ

(الواقعۃ آیت ۷۵، ۹۷)

یعنی پاکیزگی بیان کر اپنے عظمت والے رب کے نام کی سورۃ الاعلیٰ میں آتا ہے:۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی۔ یعنی پاکیزگی بیان کر اپنے رب اعلیٰ کے نام کی۔ (الاعلیٰ آیت ۲)

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو رکوع میں کہتے ہیں: سبحان ربی العظیم۔ یعنی پاک ہے میرا رب جو عظمت والا ہے اور سجدہ میں کہتے ہیں: سبحان ربی الاعلیٰ۔ یعنی پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے یعنی بلند شان والا ہے۔

اس طرح بار بار میرا رب۔ میرا رب کئی دفعہ نماز میں کہہ کر ہم اپنے پیارے خدا کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور العظیم اور الاعلیٰ کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا اقرار کرتے ہیں۔

ہمارا خدا ہمارا بادشاہ ہے

ہمارا خدا ہمارا بادشاہ بھی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ (الحشر آیت ۲۴)

یعنی ہمارا خدا ایسا بادشاہ ہے جس پر کوئی عیب کا داغ نہیں۔ وہ پاک ہے وہ سلامتی والا ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان و محافظ ہے۔ کامل غلبہ والا ہے۔ قابو رکھنے والا ہے۔ بڑی شان والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلوۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ترجمۃ القرآن کلاس میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت الجبار میں جوڑنے اور توڑنے دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

نومبائعین اور ہماری ذمہ داریاں

(سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ)

خداوند کریم ذوالجلال نے ہر دور میں اصلاحِ خلق کیلئے برگزیدہ بندوں کو نازل فرمایا ہے اور بالآخر اس کائنات کے مقصودِ اعظم خاتم الانبیاء، ختم المرسلین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ شیطانی چیلے چانٹوں نے اپنی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ آپ کو ناکام کیا جائے۔ مگر خدا نے آپ کو کامیابیوں کا سر تاج بنایا۔ اور تمام ادیان پر غلبہ کلیہ کیلئے اور وحدت خداوندی کی طرح دنیا میں بھی واحد جماعت کے قیام کیلئے اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ اعظم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے الٰہی بشارتوں کے مطابق اپنی آمد کے مقصد کا یوں اعلان فرمایا۔

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کیلئے نہیں بلکہ مسلمانوں، ہندؤں اور عیسائی تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں (عرصہ بیس برس اور کچھ زیادہ برسوں سے) اس بات کی شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ تو ہندوؤں کیلئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے"۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۳)

چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان کامیابیوں کے بشارات سے نوازا۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے روشن مستقبل کے بارہ میں آپ کو یوں خبر دی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ ... اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹۴)

نیز فرمایا:

"اسلام کی سلطنت کو اِن چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں"۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام شخصِ واحد غلبہ اسلام کیلئے کھڑے ہوگئے۔ فراعینِ زمانہ نے آپ کو نیست و نابود کرنے کیلئے ہر حربے کا استعمال کیا۔ بہت کوشش کی کہ کسی طرح یہ آدمی معدوم ہو جائے۔ قتل کرنے کی سازش کی۔ حوالات میں بند کرنے کا مذموم ارادہ کیا۔ بدنام کرنے کے طریقے استعمال کئے۔ مگر خدا نے تمام رکاوٹوں کو دور کیا۔ اور ایک سے دو۔ دو سے تین اور پھر سینکڑوں، پھر ہزاروں، پھر لاکھوں میں لوگ اس الٰہی جماعت کے فدائی بن گئے۔ چنانچہ آپ اپنے دور میں ہوئی۔ جماعت کی عظیم الشان ارتقاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک وقت تھا کہ میں اکیلا پھرتا تھا اور اب وہ وقت ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ساتھ ہیں۔ آج سے ۲۰-۲۲ برس پیشتر اس نے بتلایا جو کہ براہینِ احمدیہ میں درج ہے کہ میں تجھے کامیاب کروں گا اور لاکھوں آدمیوں کو تیرے ساتھ کروں گا۔ اس کتاب کو لیکر دیکھو اور پڑھو اور پھر سوچو کہ کیا یہ انسان کا فعل ہے کہ اس قدر دراز زمانہ پیشتر ایک خبر کو درج کرے اور پھر اس قدر مخالفت ہو اور وہ باتیں پوری ہو کر رہیں۔ پس جو شخص خدا کے اس فعل پر ایمان نہیں لاتا وہ بدبخت مرے گا"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۴۸-۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء)

اس کے بعد ۴ نومبر ۱۹۰۵ء کو لیکچر لدھیانہ میں حضور فرماتے ہیں:

"آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یاد وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت قلیل تھی اور یا ایک وقت وہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے۔ اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافتِ اولیٰ میں بھی مخالفین احمدیت نے پھر از سر نو دم مارنا شروع کیا۔ لیکن ناکامیاں ان کا مقدر تھیں۔ ان کو ذلّت آمیز حزیمت ہوئی اور اشاعتِ اسلام کا مزید کام ہوا۔ اور بیرونِ ممالک میں سب سے پہلا مشن ہاؤز لندن میں قائم ہوا۔ یہ خلافتِ اولیٰ کی عظیم الشان برکت ہے۔ اس کے بعد خلافتِ ثانیہ کے دور بابرکت میں اس قدر عظیم الشان ترقیات حاصل ہوئیں کہ دنیا نے جان لیا کہ اب اس کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ ہر قوم گھبرانے لگی کہ اب یہ جماعت ایک طوفان باد وباراں کی طرح بڑھ رہی ہے۔ جماعت میں نہ صرف مالی لحاظ سے بلکہ بحیثیت نظام بھی استحکام پیدا ہوا اور ایک آدمی لاکھوں میں تبدیل ہو گیا اور دنیا کے ۵۶ ممالک میں قادیان سے اُٹھنے والی آواز گونجنے لگی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیشگوئی اب حرف بہ حرف پوری ہو رہی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"ہماری ترقی کا زمانہ بھی خدا کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ سلسلہ میں داخل ہونگے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہونگی۔ اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہونگے"۔

(تاریخی انتباہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء بمقام لندن)

پھر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے درخشندہ دور میں ۵۶ ممالک سے بڑھ کر ۸۷ ممالک میں نہایت مستحکم رنگ میں جماعت قائم ہوئی۔

پھر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کو دعوتِ الی اللہ میں جھونک دیا۔ آپ کا اوڑھنا، بچھونا دعوتِ الی اللہ ہو گیا۔ آپ کی مسلسل تحریک اور دُعاؤں کے نتیجہ میں جماعت بے مثال ترقیات کو چھونے لگی۔ اور اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَأَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِی دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ روزِ روشن کی طرح نظر آنے لگا آج لاکھوں کی تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ مزید مکمل انتظام کے ساتھ دعوتِ الی اللہ کا کام کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"پس آج وقت ہے کہ ساری جماعت پوری طاقت کے ساتھ اپنے غیر فعال ممبروں کو یا جماعت کے وہ وجود جو ابھی تک فعال نہیں ہو سکے ان کو ساتھ لے کر آگے بڑھے۔ یہ جو خدا تعالیٰ نے اب تک ہم سے فیض کا سلوک فرمایا ہے کہ ہر سال ہم دگنے ہو رہے ہیں۔ اب منزل ایسی آگئی ہے۔ یہ یقین نہیں آتا کہ اب کیسے دگنے ہو جائیں گے۔ پس بے دھڑک ہو کر یہ فیصلہ کریں کہ آپ نے اس سال پھر دگنا ہونا ہے اور خدا کے فضل سے اگر یہ فیصلہ یقین اور سچ پر قائم ہے اور آپ کا عمل آپ کے اس حوصلے سے تعاون کرے گا تو میں کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ضرور دگنے ہوں گے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کو دگنا ہونے سے روک نہیں سکے گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ / اگست ۱۹۹۶ء)

جب سے ہمارے پیارے آقا ساری دنیا کی جماعت کو ٹارگٹ کی شکل میں ذمہ داری دے رہے ہیں ہر سال احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں دگنا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ سینکڑوں سے ہزاروں میں ہزاروں سے لاکھوں میں یہ تعداد تبدیل ہو گئی اور اب انشاء اللہ عنقریب کروڑوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ تو معاً خیال پیدا ہوتا ہے کہ اِن تمام لوگوں کو کس رنگ میں ہم نے خوش آمدید کہنا ہے۔ اور ان کی تربیت کس نوعیت میں کرنی ہے۔ اور ان کے توقعات کو پورا کرنے کا انتظام کس طرح کرنا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے نومبائعین کی تربیت کے چند اہم مسائل کا ذکر کروں گا۔

اوّل امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ ہمارے پاس لکھوکھا ایسے مبلغین و معلمین کی شدید ضرورت ہے۔ جو لوگوں میں پھر پھر کر بار بار نیکی کی ترغیب دلائیں۔ اور بدی سے نفرت دلائیں اور اس طرح لوگوں کو باخدا بنانے میں ان سے علمی اور عملی مدد کریں۔ تاکہ جس عظیم الشان نیک اور پاکباز جماعت دنیا میں قائم کرنے کی ذمہ داری سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ڈالی گئی ہے۔ وہ جماعت تیار ہو سکے۔ اور اسی اعلیٰ معیار میں نئے آنے والوں کو تبدیل کریں۔ ہر قوم کی اصلاح اور ارتقاء کیلئے ایک گروہ کا تلقین کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اس امر کی طرف تاکید کرتے ہوئے فرماتا ہے:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکرو اولٰئك ھم المفلحون

یعنی تم میں سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو نیکی کی دعوت کریں اور امر معروف اور نہی عن المنکر اپنا طریق رکھیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو فرمایا وہ کس قدر خدائی اشاروں پر مبنی نظر آتا ہے اور دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق آج ہم سب کیلئے ضروری ہے کہ ہم میدانِ تبلیغ میں کود جائیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"میں نے اپنی جماعتوں کے دوستوں کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمارا سب سے اہم فرض۔ یہ ہے کہ ہم ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کی آواز پہنچانے کیلئے اپنے مبلغین کا جال پھیلادیں... حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغ اسلام کرنے کیلئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہاں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں کہ اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر میں سو جایا کرتا ہوں۔ میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شاید دنیا خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلّی میں ہوں۔ مگر مجھے اپنے ان خیالات اور اندازوں میں اتنا مزا آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دور ہو جاتی ہے... دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر

کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں۔ جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کر لے۔ لوگ مجھے بے شک شیخ چلی کہیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب میرے ان خیالات کو اللہ تعالیٰ عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دیگا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہو جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھے گا اور اسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا... اس طرح قدم بقدم ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے پہلے کسی کی امید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے ہیں"۔
(تقریر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بحوالہ پندرہ روزہ اخبار احمدیہ لندن دسمبر ۱۹۶۶ء)

بہر حال اس وقت نو مبائعین کی تربیت کیلئے شدید ضرورت ہے کہ پرانے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں اور وقفِ عارضی کی سکیم کو مکمل طور پر کامیاب کریں۔ ہر ایک اس سکیم میں شامل ہو۔ اس کے بغیر نئے لوگوں کی تربیت کرنا محال ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے واقفین عارضی اور رضا کاران کے ذریعہ ۲۳-۱۹۲۲ء میں شدھی تحریک کے خلاف جو منظم سکیم جاری فرمائی تو بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ اور تحریک جدید کا ایک یہ بھی مطالبہ تھا کہ بے کار نوجوان بیرونِ ممالک میں احمدیت کی خدمت کریں۔ اس طرح بھی عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔ اور وقف جدید کے ذریعہ بھی معلمین کا کام شروع ہوا۔ لیکن معلمین ہر حال میں ناکافی ہیں۔ اس لئے جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ وقت نکال کر وقفِ عارضی کریں۔

۱۹؍ مارچ ۱۹۶۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ میں وقفِ عارضی کی تحریک فرمائی:

میں جماعت کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کیلئے وقف کریں"۔ (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

دوئم:- تربیتی مراکز

جگہ جگہ پر تربیت کیلئے ایسے مراکز قائم کئے جائیں جہاں با علم اور ذوق و شوق سے پڑھانے والوں کی ایک جماعت ہو۔ اور نو مبائعین میں سے جس جس کو وقت ملا وہ آ کر اس مرکز میں تعلیم حاصل کرے۔ اور پھر جا کر اپنے لوگوں کی تربیت کرے۔ یہاں ایک نیک اور پاکباز ماحول ہو جس کا آنے والوں پر اچھا اثر پڑے۔ لیکن اس کیلئے لوگوں کو چاہئے کہ وہ وقت دیں۔ اور آنے والوں کی تربیت کریں۔ قارئین کرام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہی آپ کو سناتا ہوں۔

"ان نئے آنے والوں کو ایسے مراکز میں بلاؤ جہاں دین کی تعلیم دی جا رہی ہو تفقہ فی الدین ہو اور اس حد تک ان کو دین سے آگاہ کر دو کہ ان کے اندر دین کا ولولہ پیدا ہو جائے۔ وہ شاگرد کے طور پر ہی نہ بیٹھے رہیں بلکہ استاد بن کر جلد واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرائیں پس اب مزید انتظار کئے بغیر ان کی تربیت کا ایسا انتظام کریں کہ صرف ان کو نماز پڑھنا نہیں سکھانا، روز مرہ کے مسائل نہیں سکھانے بلکہ تفقہ فی الدین کرنا ہے۔ اگر تفقہ فی الدین ہو تو انسان کے اندر ایک بے حد تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ بے قرار تمنا اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے کہ ایسے پیارے دین کو میں کیوں نہ سیکھوں"۔ (خطبہ جمعہ ۱۹ اگست ۱۹۹۴ء)

ان تربیتی مراکز میں تعلیم دینے کیلئے احباب جماعت ٹیموں کی شکل میں آ کر وار دین کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ اس کیلئے بھی لوگوں کو قربانیاں پیش کرنا چاہئے۔

سوم: نئے لوگوں کو ذمہ داریاں دینا

اس بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین مفصل روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اب تو ان کی حسرتوں کے دن آ رہے ہیں جو بڑھتے چلے جائیں گے۔ اب تو ہمارے مرادیں پانے کے دن آ رہے ہیں اور مرادوں والی راتیں آ رہی ہیں... میں وہ دن دیکھ رہا ہوں جب اس صدی سے پہلے کروڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال میں احمدی ہونگے۔ اب فکر ہے تو سنبھالنے کی فکر ہے۔ مجھے تو بس یہی ایک فکر لگا رہتا ہے کہ ان آنے والے مہمانوں کو سنبھالیں کیسے، کس طرح ان کی عزت افزائی کریں اور ان کو اپنی ذمہ داریاں بھی سمجھائیں تا کہ یہ ہمارے ساتھ Deadweight کے طور پر نہ چلیں بلکہ بوجھ اٹھانے والے ساتھی بن جائیں۔ کیونکہ جتنی آئندہ رفتار میں ترقی دکھائی دے رہی ہے اس رفتار کے ساتھ ہمیں بہت سے کارکنوں کی ضرورت ہے جو ان کو سنبھالیں۔ ان کو ساتھ لیکر چلیں اور نئے آنے والوں میں سے لازماً وہ تیار کرنے ہوں گے۔ اس وجہ سے میں بہت دیر سے زور دے رہا ہوں کہ اگر آپ نئے آنے والوں کی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو ان پر کام کے بوجھ ڈالیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء اخبار بدر یکم فروری ۱۹۹۶ء)

کسی کو کمزور یا نا قابل نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ کام کو تقسیم کر دینا چاہئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"جب آپ کسی کے سپرد کرتے ہیں تو یہ نہ دیکھا کریں کہ وہ ادنیٰ ہے معمولی ہے اس کے سپرد یہ کام کیوں کریں۔ در حقیقت جب آپ ادنیٰ سمجھ کر کسی کے سپرد کام نہیں کرتے تو آپ کے اندر ایک تکبر کا مادہ ہے۔ اور تکبر کے نتیجہ میں ضرور نقصان پہنچتا ہے"۔ (ایضاً)

"اللہ تعالیٰ تو خود کام بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر غم لگا کر اس کے کاموں کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں اور اس کے کاموں پر نگاہ رکھیں... پس جتنی قومیں ہم میں نئی آ رہی ہیں خواہ اس ملک میں ہوں یا جرمنی میں ہوں یا افریقہ میں ہو یا Fareast میں جو بحر الکاہل کے جزائر ہیں۔ ان میں ہوں ہر طرف ایک ہی نسخہ ہے جو کام کریگا۔ آپ کو اپنی صلاحیتیں بڑھانے کیلئے اپنے بوجھ بڑھانے ہوں گے اور جن پر بوجھ نہیں ہے ان پر بوجھ ڈالنے ہوں گے... پس عجیب بات ہے کہ مٹی سے آدم بنتا ہے اور جب آدم بنتا ہے تو پھر وہ مٹی ہو جاتا ہے... یہی وہ انکسار ہے۔ جس سے نبی بنتے ہیں جس سے صدیق بنتے ہیں۔ جس سے شہید بنتے ہیں، جس سے ولی اُٹھتے ہیں پس ایسی خاک سے آپ بھی اُٹھیں۔ خود آدم بنیں اور پھر آدم بن کر پھر مٹی ہو جائیں، اور پھر آپ کی مٹی سے اور آدم اُٹھیں۔ یہ وہ دور ہے۔ جب ہمیں اس کثرت کے ساتھ بار بار نئے پیدا ہونے والے آدمیوں کی ضرورت ہے اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔ (ایضاً)

اس طرح کاموں کو تقسیم کرنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ جو کنارے کے احمدی ہیں ان لوگوں میں بھی ایک نئی جان اور روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ لوگ جو بڑی سستی اور غفلت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں تو ان پر اگر بوجھ ڈالا جائے تو وہ لوگ اور بھی ذوق و شوق سے دینی کاموں میں آگے آتے ہیں۔ چنانچہ حضور اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"میرا اب تجربہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں جو پیدائشی احمدی ہوں جب تک ان پر کام کے بوجھ نہ ڈالے جائیں وہ چمکتے نہیں۔ ان کی صلاحیتیں خوابیدہ رہتی ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے کنارے کے احمدی ہیں۔ ان سے بھلا کیا کام لیا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ عجیب فطرت رکھی ہے کہ مومن پر جب بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ تو اور ترقی کرتا ہے اور بوجھ بھی ایک ایسا بوجھ ہے جس کو اٹھا کر وہ زیادہ ہلکے قدم ہو کر اور بھی تیزی سے چلتا ہے... پس اس پہلو سے دو طرح کے کام ہیں جن کو لازماً ہمیں ہر طرف ہر جگہ شروع کرنا ہوگا۔ اوّل وہ احمدی جو ابھی کمزور ہیں اور بڑی بھاری تعداد ہے۔ ان کی جو کمزوریاں ہیں۔ جن کو کام کی عادت نہیں اور ان کے سپرد ذمہ داریاں ہی کوئی نہیں کی گئیں اب وقت آ گیا ہے کہ ایک ایک احمدی کو کاموں میں لپیٹ لیں"۔ (ایضاً)

چہارم: تسبیح و تحمید اور استغفار

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ جب فتح اور کامیابی کے دن آئیں تو فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (سورہ نصر)

"اس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جا۔ اور مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان پر اس خدا سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو۔ وہ یقیناً اپنے بندوں کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔"

پس آج یقیناً فتح کا دن آ چکا ہے۔ اس وقت خدا کا حمد و ثناء کرنا نہایت ضروری ہے۔ تا کہ ہم اس فتح کے حقدار بن سکیں۔ اور پھر استغفار بھی کرنا ہے۔ کہ اے خدا ہم تو تیرے کمزور انسان ہیں۔ تو نے ہی ہم کو قوت عطا کرنی ہے۔ ہم کو توفیق دے کہ ہم صحیح معنوں میں ان نئے آنے والی قوموں کی حفاظت کر سکیں۔ اور ان کو نیک راہ پر چلائیں۔ اور ان میں سے اُن کے استاد بنائیں۔ اور ان کوششوں میں جو کسر اور خامی رہ جاتی ہے۔ وہ تو اپنے فضل سے پورا کر دے۔ اور اُن کی تربیت میں کسی قسم کی کمی مت آنے دے اور اس بارہ میں جو ہماری کوتاہیاں ہیں۔ اور سستیاں ہیں ان کو تو اپنے فضل سے ستاری فرماتے ہوئے معاف کر دے۔ اور ہم سے ان کو دور کر دے چنانچہ حضور انور فرماتے ہیں:

"پس یہ وہ دُعائیں ہیں جن کی طرف میں جماعت کو بلاتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو تبدیلیاں دنیا میں رونما ہوتی ہیں وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی دُعاؤں ہی کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعہ رونما ہوتی ہیں جن کو انتہائی تکلیفوں میں خدا نے صبر کی توفیق بخشی اور جب اس صبر کو دُعاؤں میں تبدیل کرنے کے دن آئے ہیں تو اللہ نے الہاماً بتایا کہ کیا دُعائیں کرنی چاہئیں"۔

(اختتامی خطاب حضور انور ۳۱ جولائی ۱۹۹۴ء)

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صرف دُعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے۔ دُعا میں بڑی قوتیں ہیں... خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دُعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دُعا ہی ہے۔ اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸)

قارئین کرام ہر حربہ کی کامیابی کیلئے دُعا ضروری ہے۔ کامیابی ملنا بھی دُعا ہی سے ہے اور اس کی حفاظت بھی دُعا ہی سے ہو گی۔ اسلئے تربیت کا اوّل و آخر حربہ بھی دُعا ہی ہے۔

پنجم - ایم - ٹی - اے

اللہ نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ تربیت کے مسئلہ کو کس قدر آسان کر دیا ہے۔ ہر گھر میں ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین کے ہر دن نشر ہونے والے پروگرام دیکھنے اور سننے کا انتظام ہو جائے تو تربیت بآسانی ہو جائے گی۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے دور میں یہ مائدۃ اللہ نے آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ ہم خود بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور کثرت سے نو مبائعین کو اور غیر از جماعت کے افراد کو

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

حالت کو مری دوستو ! دیکھا نہ کریں آپ
اور دیکھ ہی لیں اس کو تو چرچا نہ کریں آپ
دشوار بہت ہے رہِ تحصیل تمنا
ہے سہل تر اس سے کہ تمنا نہ کریں آپ
رکھنا نہ قدم بھول کے بھی دشت جنوں میں
یا اس میں سفر بے سرو ساماں نہ کریں آپ
یہ روگ محبت کا تو اب دل کی غذا ہے
چارہ گرو ! بیمار کو اچھا نہ کریں آپ
آتی ہے شب ہجر میں آواز کسی کی
راتوں کو مری یاد میں جاگا نہ کریں آپ
میں گیت جو گاتا ہوں تو ہے ان کو شکایت
یوں مری محبت کو تو رسوا نہ کریں آپ
ناہیدؔ قبول ان کو ہو جو نذر دل و جاں
پھر اس کے سوا اور تقاضا نہ کریں آپ

(عبدالمنان ناہیدؔ)

جماعت احمدیہ برما کا بُک سٹال

مورخہ ۲۳؍مارچ صبح ۱۰ بجے Pabedar Town-No, 191-28 Street میں جماعت احمدیہ کی طرف سے البشریٰ نامی بک سٹال کھولا گیا۔ بک سٹال کی افتتاحی تقریب میں اخباری نمائندوں صحافیوں مصنفین کتب خانہ کے انچارج اور اہل علم اصحاب کو دعوت دی گئی۔ سب سے پہلے مکرم ٹی محمد صاحب سیکرٹری اشاعت نے پروگرام کا اعلان کیا اور نیشنل صدر جماعت مکرم عبدالماجد صاحب کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے آغاز کیا جو مکرم S.K نسیم صاحب نے کی۔ پھر مکرم نیشنل صدر صاحب نے دعا کے بعد افتتاح فرمایا اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پھر خاکسار ایم سالک مبلغ سلسلہ برما نے البشریٰ بک سٹال کا تاریخی پس منظر اور مقصد بیان کیا۔ آخر پر دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (محمد سالک مبلغ سلسلہ)

درخواست دُعا

خاکسار شدید پریشانی میں مبتلا ہے۔ تمام پریشانیاں دور ہونے نیز تمام افراد خانہ کے صحت تندرستی درازیٔ عمر اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰) جلال الدین احمد خان نرگانگ اڑیسہ

اعلانِ نکاح

- خاکسار ناصر احمد طارق ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فانی مرحوم کی شادی مورخہ ۹۹-۳-۲۵ کو ہوئی۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے نکاح پڑھایا اور دعا کروائی بعد دعا بارات مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کے مکان پر گئی جہاں مکرم میر احمد صاحب اشرف مرحوم آف جڑھ چرلہ کی دختر مکرمہ سیدہ قدسیہ بیگم کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب سے گذارش ہے کہ وہ ہر دو خاندان کیلئے یہ رشتہ بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ خاکسار نے اس موقعہ پر ۵۰ روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ (ناصر احمد طارق)
- مورخہ ۹۹-۴-۲۶ بروز اتوار بعد نماز ظہر مکرم مولوی مختار احمد صاحب شکیل مبلغ وقف جدید بیرون ابن مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت کالا بن ضلع راجوری کا نکاح عزیزہ کشور جہاں صاحبہ بنت مکرم شکیل احمد صاحب ساکن بجوپورہ ضلع سہارنپور یوپی کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ یوپی نے پڑھایا اور اُسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(عقیل احمد سہارنپوری خادم سلسلہ سرکل آگرہ)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 30-31 جولائی و یکم اگست 1999 بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار اسلام آباد ٹلفورڈ (سرّے) میں منعقد ہوگا۔
جلسہ کی کامیابی اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ 〈ادارہ〉

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۸، ۲۹؍ اور ۳۰؍ تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تفصیلی پروگرام بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوایا گیا ہے رسالہ مشکوٰۃ کے اگلے شمارہ میں بھی شائع کیا جائے گا۔ (اگر پارلیمنٹری الیکشن کی وجہ سے تاریخوں میں تبدیلی کرنی پڑی تو مجالس کو مطلع کر دیا جائے گا) تمام مجالس ابھی سے اس کی تیاری شروع کریں۔
اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت ۹۹ء

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت کیلئے 26-27 ستمبر بروز اتوار اور پیر کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین مجالس نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔ اور دعا کریں اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو غیر معمولی کامیاب اور بابرکت بنائے (آمین)

[صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان]

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

طالب دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

بقیہ صفحہ: 7

یعنی تو کہہ کہ اے اللہ جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہے سلطنت لے لیتا ہے۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ جسے چاہے غلبہ دیتا ہے۔ اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے بیدک الخیر سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے انک علی کل شیء قدیر۔ اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تُولِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور تو بے جان سے جاندار نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالتا ہے۔

وترزق من تشاء بغیر حساب

اور جسے چاہے بے حساب دیتا ہے۔

(آل عمران آیات ۲۸-۲۷)

سورۃ یٰس میں فرمایا:۔

فَسُبْحَانَ الَّذِى بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ (یٰس آیت ۸۴)

یعنی پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اُس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

سورہ حدید میں فرمایا:۔

لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ (الحدید آیت ۶)

یعنی اُسی کی بادشاہت آسمانوں اور زمین کی ہے اور اُسی کی طرف تمام امور فیصلہ کیلئے لوٹائے جاتے ہیں۔

اس آیت کی تشریح میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲/ جنوری ۱۹۹۸ء میں فرمایا: لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الامور یہ ایک اعلان عام ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے کوئی اس بادشاہی میں اُس کا شریک نہیں۔ اس حقیقت کا دل میں گڑ جانا یہی توحید ہے۔ والی اللّٰہ تُرجَعُ الامور۔ نہ صرف یہ کہ بادشاہی ہے بلکہ تمام امور تمام اہم باتیں اس کی طرف لوٹائی جائیں گی۔ پس اس سے مفر نہیں خدا تعالیٰ کی بادشاہی کوئی دنیا کی بادشاہی نہیں جس سے آپ بھاگ کر کہیں منہ چھپا سکیں۔ دنیا میں بھی کوئی مفر نہیں۔ آسمانوں میں بھی کوئی مفر نہیں اور اگر ہوتا بھی تو آخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ پس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہونے میں بعض دفعہ دیر بھی ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے یقین دلایا تھا کہ دیکھ تیرے مخالفین کی پکڑ اگر یہاں نہ بھی ہو گی تو تو جانتا ہے کہ آخر ضرور ہو گی۔ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمانا دراصل ایک گہری حکمت ہم سب کیلئے رکھتا ہے آنحضور کو اس پر پوری تسلی ہو گئی تھی ایک ذرہ بھی قلق باقی نہیں رہا کیونکہ آپ تو آخرت پر یقین رکھتے تھے آپ کیلئے کوئی پکڑ یہاں ہو یا وہاں ہو محض ایک رسمی فاصلہ تھا ورنہ امر واقعہ یہی ہے کہ آپ کے نزدیک تو اس دنیا اور اُس دنیا میں فرق بھی کوئی نہیں تھا اور جب یقین ہو تو پھر دشمنوں کی تعلّی اُن کی ہنسیاں سب بے کار بے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والی اللہ ترجع الامور۔ آخر سب باتوں نے اُس کی طرف لوٹنا ہے اس میں گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے یہ کامل توکل ہے جو میں جماعت سے چاہتا ہوں اور ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ میری جان اس توکل پہ جائے۔ ایک ذرہ بھی خدا سے کسی قسم کا شکوہ دل میں نہیں پیدا ہونا چاہئے بیماریاں ہوں، دشمن کی تعلیاں ہوں یا دشمن سے قطع نظر زندگی کے مسائل ہوں۔ اگر یہ دین آپ کا دین ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے تو پھر آپ ہمیشہ تسکین کے سانس لیں گے اور مرتے وقت بھی آپ کو ایک ایسی قلبی تسکین حاصل ہو گی جو کسی اور کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹۸-۱-۲ منقول از بدر ۹۸-۱۰-۲۲)

بقیہ صفحہ: 9

پروگرام دکھانے کا انتظام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہمیشہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے:

"میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن غیروں کے دل میں ٹیلی ویژن پر مجھے دیکھنے اور سننے کا شوق پیدا ہو رہا ہے اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو کچھ حاصل نہ ہو گا ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ جو بھی آئے وہ مستقل آئے وہ ہمارا ہو کر رہ جائے... اس سلسلہ کو عام کرنے کی کوشش کریں... ہوا کے رخ چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہو گا"۔

(خطبہ جمعہ جنوری ۱۹۹۳ء)

سامعین کرام! آج ہم میں سے ہر ایک کو خدمت دین کیلئے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا ہم کو جس رنگ میں بھی توفیق دے ہم اس رنگ میں خود کو وقف کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کیلئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۵)

نیز فرماتے ہیں:

"پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کیلئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کن صفات پر مشتمل ہونا چاہئے۔ حضور فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس کی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس نے اپنے فضل سے اسی سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر گواہ ہو اور تا خدا کی معرفت بڑھے اور اس پر ایسا یقین پیدا ہو جو گناہ اور گندگی کو بھسم کر جاتا ہے اور نیکی اور پاکیزگی پھیلاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۵۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی اس سلسلہ کے سچے خادم بنکر نئے آنے والوں کو اسی معیار پر قائم کرنے کی مکمل کوشش کریں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۶۴:- میں مطلوب احمد خورشید ولد مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔

۱- زمین ۴ ڈسمل واقع بھدرک اڑیسہ یہ آبائی جائیداد سے حصہ میں ملا ہے۔ خاکسار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے۔ خاکسار کی ماہانہ تنخواہ مبلغ -/۲۷۰۴ روپے ہے۔ خاکسار اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد و آمد نہیں ہے۔ اگر کوئی آمد یا جائیداد اس کے بعد بناؤں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	مطلوب احمد خورشید	داؤد احمد قریشی
قادیان	خادم سلسلہ بسنہ پردہ علاقہ چھتیس گڑھ	قادیان

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش- 243-0794, 27-0471

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 17th June, 1999 Issue No: 24

اعلان

جملہ احباب کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مدرسۃ المعلمین کا انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ لہٰذا مدرسۃ المعلمین کے تعلق سے جملہ خط وکتابت ناظر صاحب تعلیم سے کریں۔ مدرسۃ المعلمین کے تعلق سے وقف جدید بیرون سے کسی قسم کی خط وکتابت نہ کریں۔ امید ہے کہ احباب اس کی پابندی فرمائیں گے۔ (ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان)

کلنٹن نے سرب لوگوں کو صدر میلوسیرک کے خلاف بغاوت کی کال دی

پی ٹی آئی کی خبروں کے مطابق امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ناٹو کی ۷۹ دن کی بمباری کیلئے یوگوسلاویہ کے صدر سلوبوڈن میلوسیوک کو ذمہ دار قرار دیا ہے اور عملی طور پر ان کے خلاف بغاوت کی کال دی ہے اور کہا ہے کہ جب تک میلوسوک برسر اقتدار ہیں تب تک تعمیر نو کیلئے کوئی مدد نہ دی جائے گی۔

کلنٹن نے اپنی ایک تقریر میں سربوں سے کہا کہ انہیں بلاوجہ ہوائی حملوں سے اس وجہ سے مصیبت اٹھانی پڑی کہ میلوسیوک کسوود کو البانوی نسل کے لوگوں سے صاف کرنا چاہتے تھے۔

بی بی سی نے نواز شریف کی کورپشن کو بے نقاب کر دیا

پاکستان سرکار کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بی بی سی نے پاکستان کی حالت پر جو فلم تیار کی ہے وہ ٹیلی کاسٹ کی جا رہی ہے۔ اپوزیشن کے لیڈر بے نظیر اور الطاف حسین مانگ کر رہے ہیں کہ نواز شریف کو وزیر اعظم کے عہدے سے ڈسمس کیا جائے۔ بی بی سی نے یہ فلم پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ برطانیہ کے کئی شہروں اور انکم ٹیکس چوروں کے جزیرہ بہشت میں کئی لوگوں کے بیان حاصل کر کے اور کئی دستاویزات کا جائزہ لے کر تیار کی ہے۔ اس میں اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ پاکستان میں بہت بڑے پیمانے پر کرپشن ہو رہی ہے۔ کرپشن میں پاکستان ڈوبا ہوا ہے اس کی وجہ سے ملک کی دولت ملک سے نکل رہی ہے۔ میاں صاحب کے مخالف مانگ کر رہے ہیں کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے ان کا کہنا ہے کہ اپنی کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کیلئے میاں صاحب پاکستان کو جنگ کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔

یاد رہے کہ جب روزنامہ جنگ نے پہلی مرتبہ میاں صاحب کے خلاف سعودی عرب کی کمپنی کے کیس کی خبر شائع کی تھی تو اس کے مالکان کی شامت آگئی تھی اب تو کروڑوں لوگوں نے بی بی سی پر میاں صاحب کی کرتوتوں کو دیکھ اور سن لیا ہے میاں صاحب کے وزیر اطلاعات بی بی سی کو اس فلم کی تیاری سے روک نہیں سکے۔ انہوں نے مقدمہ چلانے کی دھمکی دی تھی لیکن بی بی سی نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ (ہند سماچار ۱۲/۶/۹۹)

پاکستانی گولہ باری سے کرگل میں ۵۰ ہزار اشخاص بے گھر

پی ٹی آئی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی فوجوں کی طرف سے مسلسل گولہ باری اور کنٹرول لائن پر جنگ جیسی حالت کے پیش نظر کرگل، دراس اور نوجی دیہات کے ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں اور وہ مہاجرین کی زندگی بسر کر رہے ہیں کرگل، دراس بٹالیک کسکر ہنڈر من کھرول اور شکوہ وادی میں سرحد پار سے شدید گولہ باری کا نشانہ بنے ہیں جس کی وجہ سے وہ گھر بار چھوڑ کر اب محفوظ مقامات پر آگئے ہیں غیر سرکاری اندازہ کے مطابق اکھڑنے والے اشخاص کی تعداد ۵۰ ہزار سے زیادہ ہے مہاجرین کے تئیں مقامی لوگوں نے جو رویہ اپنایا ہے اس کی جموں کشمیر کے وزیر پبلک ورکس منسٹر کمر علی آخون نے تعریف کی ہے۔

ٹی بی کے مریضوں کے علاج میں اونٹنی کا دودھ موثر

ریسرچ کنندگان نے کہا ہے کہ اونٹنی کا دودھ ٹی بی کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے۔ جسم کا وزن بڑھاتا ہے اور مدافعتی سسٹم کو مضبوط بناتا ہے۔ بیکانیر کے ایس پی میڈیکل کالج میں ۸ مریضوں پر اونٹ بارے نیشنل ریسرچ سنٹر کے سائنسدانوں نے تجزیہ کیا اور یہ پایا کہ اونٹنی کا کچا دودھ ٹی بی کے مریضوں کے علاج میں مفید ہے اس دودھ میں لائیو زائم نام کا ایک ایسا جزو ہے جو بیکٹریا کو بڑھنے نہیں دیتا۔ مریضوں کو ٹی بی کی عام دواؤں کے ساتھ اونٹنی کا دودھ دیا گیا۔ ان کی بھوک بڑھی اور خون میں ہیموگلوبن ۱۸ فیصد بڑھ گئے جبکہ دوسروں کو دوائی کے ساتھ ڈیری کا دودھ دیا گیا۔ ان پر یہ اثر نہیں ہوا۔ عموماً ٹی بی کے مریضوں کے ہیموگلوبن کم ہو جاتے ہیں۔

یہ جسم کے مختلف حصوں میں آکسیجن پہنچاتے ہیں۔ بہت خفیف مقدار میں پایا جانے والا زنک بھی بڑھا جو مدافعتی نظام کے نارمل کام کو برقرار رکھتا ہے اور علاج میں مدد کرتا ہے۔ (پ-ٹ-ا)

پنجاب میں زیر زمین پانی کی سطح میں تشویشناک گراوٹ

قادیان اور اس کے گردونواح میں ۲۰ سینٹی میٹر گراوٹ ریکارڈ کی گئی

ملک کے مختلف حصوں میں خصوصاً دلی ہریانہ اور پنجاب میں پانی کی سطح میں آئی گراوٹ کے باعث پینے کے پانی کی کمی آنے والے برسوں میں اتنی بڑھ جائے گی کہ لوگوں کو پینے کے پانی کیلئے ترسنا پڑ سکتا ہے۔ پنجاب میں حالت خوفناک بن چکی ہے موصولہ جانکاری کے مطابق اضلاع سنگرور، کپور تھلہ، جالندھر، نواں شہر، لدھیانہ، فتح گڑھ صاحب، پٹیالہ، روپڑ، امرتسر، کے بعض علاقوں میں ۲۰ سے ۴۰ سینٹی میٹر زمینی پانی کی سطح میں گراوٹ آئی ہے۔ امور پانی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہمالیہ سے نکل کر دیش کے شمالی اور مشرقی حصوں میں ۲۵۱۰ کلومیٹر کا لمبا سفر کر کے سمندر سے مل جانے والی گنگا اتر پردیش بہار مغربی بنگال میں ہر جگہ جس رفتار سے خشک ہو رہی ہے وہ آئندہ ہونے والی بدشگونی کا پیغام ہے گنگا کا پانی ہر جگہ کم ہو رہا ہے بلیا سے ملحقہ بکسر بہار کے پاس گنگا سوکھ رہی ہے۔

جیولاجی ماہرین کی تنبیہ ہے کہ گنگوتری ہیم ندی جس تیزی سے گھٹ رہی ہے اسے دیکھتے ہوئے اگلے کچھ ہزار برسوں میں گنگا کا بہنا تک بند ہو جائے گا۔ گنگوتری ہر برس ۲۰ میٹر سے زیادہ سکڑ رہی ہے ہمالیہ کے علاقہ میں اندھا دھند درختوں کی کٹائی ہی اس کی وجہ ہے ۱۹ ہزار فٹ کی اونچائی پر درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ دیش میں کئے گئے سروے کے مطابق دیش میں ۱۴۰۹۷۵ بستیوں میں پینے کے پانی کا بھی منبع نہیں ہے۔

یہاں کے لوگوں کو خود دور دراز کے علاقوں سے پانی لانا پڑتا ہے ان بستیوں میں ۳ کروڑ ۲۸ لاکھ لوگ رہتے ہیں اس طرح کی سب سے زیادہ بستیاں اتر پردیش میں ہیں جن کی تعداد ۲۳۲۵۰ ہے ایسی بستیاں بہار میں ۲۱۵۴۲ راجستھان میں ۱۶۹۸۸ مدھیہ پردیش میں ۱۳۹۷۶ آسام میں ۱۳۹۶۸ اور اڑیسہ میں ۱۰۲۷۸ ہیں اس سروے کے مطابق دیش کی کل بستیوں میں سے صرف ۵۶۰۶۷ فیصد بستیوں میں پینے کے پانی کی کافی سہولت ہے۔

ایک اندازہ کے مطابق دیش کو ۲۰۲۵ء تک ۷۷۰ کیوبک کلو میٹر پانی کی ضرورت ہوگی مگر سپلائی کے نظریہ سے صورت حال مایوس کن ہے دیش کے بیشتر حصوں میں زمین کے اندر پانی کی سطح میں کافی گراوٹ آئی ہے اگرچہ پانی کا استعمال بھی زیادہ ہو رہا ہے لیکن رہی سہی کسر گدلی فضاء نے پوری کر دی ہے۔ (ہند سماچار جالندھر)

۲۱ویں صدی میں توانائی کی ضرورت

"ورلڈ واچ انسٹی ٹیوٹ" کے خصوصی ایڈیشن "اسٹیٹ آف دی ورلڈ رپورٹ برائے ۱۹۹۹ء" نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آنے والی چند دہائیوں میں توانائی کی ضرورت دوگنی ہو جائے گی۔ درجہ حرارت میں اضافہ آئندہ صدی میں خوراک کی فراہمی کیلئے بڑا خطرہ ہوگا۔ معیشت کی موجودہ صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے ۸ بلین یا اس سے زیادہ آبادی کو مطمئن کرنا ممکن نہیں۔ کرہ ارض پر ایک دوسرے سے منسلک معیشت تیزی سے جنگلوں کی کٹائی۔ پانی کے ذخائر کے کم ہوتے ہوئے اعداد وشمار اور موسموں کا سرعت پذیر تغیر۔ آنے والی چند دہائیوں میں دنیا کی معیشت کی منظر کشی کر رہا ہے۔ گذرتی ہوئی صدی میں دنیا کی آبادی میں چار بلین سے زائد اضافہ ہوا ہے۔ اس صدی کے آغاز سے اب تک یہ اضافہ تین گنا ہے۔ جبکہ توانائی اور خام مال کے استعمال میں اضافہ دس گنا ہے۔

رپورٹ کے مصنفین کا کہنا ہے کہ اب جبکہ ۲۱ویں صدی کا آغاز ہوا چاہتا ہے ہمارے سامنے اہم سوال یہ ہے کہ آیا ہم نہایت ہوشیاری اور ہنر مندی سے تبدیلیوں کو نبھا سکیں گے اور ماحولیات پر مبنی انحطاط پذیر معیشت کو بتدریج سرعت سے بچا سکیں گے۔ آنے والی چند دہائیوں میں توانائیوں کی ضروریات دگنی ہو جائیں گی۔ لیکن تیل کی پیداوار دگنی کرنے کی طرف کسی کا دھیان نہیں۔ اسی طرح نئی صدی میں غذا کی مانگ بھی دگنی ہو جائے گی۔ کسی ماہر حیاتیات کی توجہ اس جانب نہیں کہ سمندری غذا کو دگنا کیا جائے۔ ورلڈ واچ انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ کے مطابق فضا بھی یورش کی زد میں ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے کئی بلین ٹن کاربن کا اخراج ہوا ہے۔

ٹیکنالوجی کی دنیا میں ہند کا مقام

بھارت نے گذشتہ سال بڑے پیمانہ پر اعلیٰ ٹیکنالوجی پر مبنی ایٹمی اشیاء برآمد کیں اٹامک انرجی کمیشن کی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کی رپورٹ کے مطابق سب سے اہم ایٹمی برآمدات ۱۰۰ میٹرک ٹن ہیوی واٹر کی ہے جو مئی ۹۸ء میں جنوبی کوریا کو کی گئی جنوبی کوریا نے بھارت کے ہیوی واٹر کو عالمی قرار دیا ہے۔